

امام خمینی اور وحدت اسلامی

تاریخ بشریت گواہ ہے میں کہ دنیا پر ہمیشہ دو طرح کی سیاست حکم فرما رہی ہے۔ ایک توحید و وحدت کی بنیادوں پر قائم الہی سیاست ہے جس کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ پیغمبران خدا انجام دیتے رہے اور دوسری شرک و جہل اور تفرقہ پر مبنی طاغوتی سیاست ہے جس کی حمایت و سرپرستی ظالم اور اقتدار کی ہوس رکھنے والے لوگ کرتے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں سورہ قصص کی چوتھی آیہ کریمہ میں اس موضوع کی طرف یوں اشارہ کیا گیا ہے کہ ”فرعون روئے زمین پر قتل عام کرنے لگا اور لوگوں کے درمیان تفرقہ و پرآگندگی پیدا کر دی۔“

ظہور اسلام سے قبل انسانی معاشرہ مختلف قبائلی جماعتوں میں بنا ہوا تھا اور لوگ ایسے آداب و رسومات کے سایہ میں زندگی بسر کر رہے تھے جو جہالت، غرور، نفسانی خواہشات اور خود پسندی کی بنیادوں پر قائم تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ معمولی سی بات پر لوگوں کے درمیان برسوں جنگ ہوا کرتی تھی۔ ذرا سی بات پر ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کی جان کے پیچھے پڑ جاتا تھا اور تاریخ کا بیان ہے کہ یہ قبائلی جنگ اکثر کئی نسلوں تک جاری رہا کرتی تھی۔

پیغمبر اسلام عوام الناس کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایسے دور میں رسالت کے عہدے پر فائز کئے گئے جب دنیائے بشریت بالخصوص مغربی دنیا جاہلانہ تعصب، انحراف اور بے راہروی میں ڈوب چکی تھی اور ہر طرف ظلم و نا انصافی کا دور دورہ تھا۔ چنانچہ پیغمبر اسلام کو صرف عرب معاشرہ کی اصلاح کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام انسانی معاشروں کو ان کی اصلی فطرت یعنی راہ توحید کی طرف واپس لانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ واضح رہے کہ طاغوتی سیاست کے دلکش مکرو فریب اور ہتھکنڈوں میں گرفتار ہو جانے کی وجہ سے انسانی معاشرہ اپنی فطری اور حقیقی راہ سے منحرف ہو گیا تھا۔ لہذا رسول اعظم کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ جنگ، نفاق، خونریزی اور شرک کا کام تمام کرتے ہوئے صلح و صفاء، خلوص و محبت اور اخوت و برادری کو رواج عام عطا کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر پیغمبروں کی طرح پیغمبر اسلام نے

”قولوا لا اله الا الله وتفلحوا“ کا نعرہ بلند کر کے اس دور کے تمام چھوٹے بڑے شیطانوں اور خود ساختہ باطل خداؤں کی تردید کر دی اور دنیائے بشریت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ جب تک تمام لوگ پرچم توحید کے سایہ میں جمع نہ ہو گئے کسی کو سعادت و سر بلندی حاصل نہ ہوگی یعنی دنیائے بشریت کی سعادت کا واحد ذریعہ پرچم توحید ہے۔

پیغمبر کا یہ مذہبی نعرہ ”قولوا لا اله الا الله وتفلحوا“ در حقیقت ایک انقلابی نعرہ بھی تھا تاکہ اس کے ذریعہ عالم بشریت طاغوت، شرک، ظلم، ستم اور جہالت کے چنگل سے نجات حاصل کر لے کیونکہ یہی وہ اسباب و عوامل تھے جنہوں نے انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک گروہ دولت، طاقت اور جموٹ کا متوالا ہو گیا اور دوسرا گروہ مظلوم اور پسماندہ ہو کر رہ گیا۔ لہذا ایک ایسے فکری انقلاب کی ضرورت تھی جو لوگوں کے سماجی حالات میں تبدیلی پیدا کر سکے اور کعبہ کی چھت سے قولوا لا اله الا الله کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نسل امتیازات اور طبقاتی اختلافات کا کام تمام کر دے اور ہمیشہ قبائلی جنگوں میں گرفتار عربوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنادے اور انہیں آپس میں اتنا متحد بنا دے کہ اس دور کی عظیم ترین فوجی طاقتیں بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمان واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا۔ کی ہدایت کو بھول گئے اور ان کی اس غفلت کی وجہ سے طاغوتی طاقتیں ان پر دوبارہ مسلط ہو گئیں۔ ظہور اسلام کے بعد وقت گزرتا رہا اور طاغوتی عناصر اسلام کی دشمنیوں کی وجہ سے وقت کی رفتار کے ساتھ مسلمانوں کے معمولی اختلاف میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اسلامی معاشروں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی اور خونریزی و برہم کاری کا بازار گرم ہو گیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے جانی دشمنوں کے مقابلے میں امت اسلامیہ دن پر دن کمزور ہوتی چلی گئی۔

غور طلب بات ہے کہ مختلف النوع تورات و انجیل کے حامل عیسائی و یہودی اگر اسلام دشمنی میں باہم متحد ہو سکتے ہیں تو آخر وہ کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مسلمان گونا گوں اسباب و عوامل اتحاد مثلاً ایک خدا، ایک پیغمبر، ایک آسمانی کتاب اور ایک قبلہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی آپس میں متحد نہیں رہ سکتے۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جامع الازھر کے ممتاز پروفیسر اور مشہور و معروف سنی عالم دین عبدالمقعال صلیدی کے مشہور مقالے ”علی ابن ابی طالب و تقریب بین المذاہب“ کی مندرجہ ذیل عبارت کی طرف اپنے محترم قارئین کی توجہ مبذول کی جائے جس میں موصوف اتحاد کی نعمتوں اور تفرقہ کی لعنتوں کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو یہ عظمت و فضیلت حاصل ہے کہ وہ اسلامی مذاہب کے درمیان تقریب و قربت کے اولین بنیان گزار تھے۔ تاکہ نظریاتی اور فکری اختلافات و انتشار و پرآگندگی کا سبب قرار نہ پائیں اور مختلف جماعتوں پر عدالت و دشمنی کی گردنہ بیٹھنے پائے بلکہ عقائد و نظریات میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی تمام مسلمان باہمی اتحاد اور وحدت اسلامی کی حفاظت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے بھائی کی حیثیت سے زندگی بسر کریں اور ہر شخص اپنے بھائی کو اظہار خیال کے لئے آزاد چھوڑے۔۔۔ حضرت علیؑ کی یہ فضیلت ان کی خاندانی شرافت، پیغمبرؐ سے قربنداری اور ایمان میں سبقت جیسی اہم فضیلتوں سے کم نہیں ہے۔“

مذہب اسلام کے ممتاز علماء دین مثلاً مرحوم علامہ ابنی، شیخ مفید، شیخ محمود شلتوت، سید قطب اور سید جمال الدین اسد آبادی جیسے سنی اور شیعہ ماہرین علوم اسلامیہ اتحاد بین المسلمین کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ چکے تھے اسی وجہ سے ان لوگوں کا عقیدہ و ایمان یہ تھا کہ اتحاد بین المسلمین کے ذریعہ ہی مسلمانوں کو عزت و سر بلندی حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور وحدت کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے رہے کہ مذہب اسلام کی پیروی کرنے والوں کے درمیان اختلافات کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ ان کے درمیان اتحاد نہ قائم ہو سکے۔

سنی اور شیعہ بھائیوں کے درمیان وحدت و اتحاد ہی وہ عملی راستہ ہے جس کے ذریعہ اسلام عزیز کی عظمت و دیرینہ کو دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ اسلام کی عظمت و سر بلندی نے ساری دنیا کو تحت الشعاع میں ڈال رکھا تھا اور اقتصادی، ثقافتی اور فوجی اعتبار سے مسلمانوں کو دنیا کی دوسری قوموں پر غلبہ حاصل تھا اور ان میں قیادت و رہبری کی جملہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں۔ لیکن ایک وقت وہ آیا کہ اسلام دشمن سازشوں نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ان میں سے زیادہ خطرناک سازش مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی اور اختلاف پروری ہے

جس کی وجہ سے امت واحدہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور مسلمان اس ذلت و رسوائی کا شکار ہو گئے جس کا عصر حاضر میں ہم سبھی لوگ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

یہ دور مسلمانوں کی بیداری کا دور ہے اور یہ حقیقی اسلامی شخصیت کو دوبارہ حاصل کرنے کا زمانہ ہے۔ یہ جھوٹ، جعل سازی، مکر و فریب اور تحریف و خرافات کے دلکش پردوں کو چاک کر دینے کا وقت ہے اور یہ اندھے تعصب و نامناسب جذبات سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے روشنی کی طرف گامزن ہونے کا زمانہ ہے تاکہ اس الٹی نور کی مدد سے ان چہروں کی شناخت میں کوئی دشواری نہ ہو جو نام نہاد خلوص و عقیدت کی آڑ میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور تفرقہ اندازی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس اس نور کی روشنی میں ان لوگوں کو بھی پہچانا جاسکتا ہے جن کے دل میں اسلام کا درد ہے اور جو مسلمانوں کے درمیان وحدت اسلامی کی تشکیل کے خواہاں ہیں۔ دوست و دشمن کی مکمل شناخت کے بعد ہی قرآن حکیم کے اس پیغام کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے۔ ”محمّد رسول اللہ والذین معہ اشدّاء علی الکفار رحماء بینہم“

واضح رہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسلام دشمن عالمی سامراج کے خلاف کامیاب جدوجہد کیلئے اتحاد بین المسلمین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں ایسے طاقتور اسلامی محاذ کی تشکیل کرنی چاہئے جو ہر قسم کی سیاسی اور ثقافتی خوبیوں سے مالا مال ہو۔

دور حاضر میں اسلام دشمن طاقتوں کے منہ پر بھرپور طمانچہ رسید کرنے والے قائد انقلاب اسلامی امام خمینی اتحاد بین المسلمین اور وحدت اسلامی کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”وحدت اسلامی وہ اہم چیز ہے جس کی قرآن مجید نے بڑی تاکید کی ہے اور تمام آئمہ علیہم السلام نے مسلمانوں کو وحدت و اتحاد کی دعوت دی ہے۔ درحقیقت اسلام کی طرف دعوت دینا وحدت و اتحاد کی طرف دعوت دینا ہے تاکہ کلمہ توحید کے سایہ میں سب لوگ آپس میں متحد رہیں لیکن آپ لوگ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ دشمنان اسلام نے وحدت اسلامی کو عملی جامہ نہیں پہننے دیا اور بالخصوص دور حاضر میں ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو اور زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے کیونکہ اسلام دشمن جماعت کے ماہرین سیاست اس حقیقت سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں

کہ اگر تمام اسلامی جماعتوں کے درمیان اتحاد قائم ہو گیا اور مسلمانوں کے درمیان وحدت اسلامی قائم ہو گئی تو دنیا کی بڑی بڑی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کا خواب دیکھ سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اسلام دشمن طاقتوں نے اپنے شرمناک اور ناجائز مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی کی رفتار تیز کر دی۔“

یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ ایران نے وحدت کلمہ اتحاد اور اسلامی اخوت و برادری (سنی شیعہ اتحاد) کی طاقت سے ظلم و نا انصافی اور اسلام دشمنی کی بنیادوں پر قائم ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہی کو اپنے پیروں سے روٹ ڈالا اگرچہ اس حکومت کو شیطان بزرگ امریکہ اور دنیا کے دیگر چھوٹے بڑے شیاطین کی بھرپور حمایت حاصل تھی اور ایرانی عوام خالی ہاتھ تھے۔ ظالم شاہی حکومت کے زوال کے فوراً بعد بڑی طاقتوں نے اپن زر خرید غلام اور اسلام دشمن صدام کے ذریعہ ایرانی عوام پر جنگ مسلط کر دی۔ لیکن ایرانی عوام نے شجاعت اور جوانمردی کے ساتھ دشمن کی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور محاذ جنگ پر اپنی شجاعت اور ثابت قدمی کے ذریعہ دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا کہ تقریباً ساڑھے تین کروڑ ایرانی مسلمان باہمی اتحاد اور وحدت اسلامی سہارے اپنی باہمی عزت و سربلندی اور عظمت و وقار کی حفاظت پر پوری طرح سربلندی اور عظمت و وقار کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہیں۔ اور دنیا کی بڑی طاقتوں سے بے نیاز آزاد زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر یہ اتحاد دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے درمیان قائم ہو جائے تو اسلام ور مسلمانوں کی عظمت و سربلندی کا عالم کیا ہو گا۔

بہر حال مسلمان علماء و دانشوروں کی ذمہ داری ہے کہ خداوند قادر متعال کی طاقت پر بھروسہ اور اعلیٰ اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی بھرپور کوشش جاری رکھیں و وحدت اسلامی کی زمین ہموار کرنے میں لگے رہیں کیونکہ فقط اتحاد کے سایہ میں ہی مسلمان حقیقی ”راہ اسلام“ کی پیروی کر سکتے ہیں۔ اور اسلام کی عظمت و رفتہ کو دوبارہ حاصل کر کے دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے مستقبل کو روشن و تابناک بنا سکتے ہیں۔

ارشادات عالیہ کی روشنی میں وحدت واتحاد

☆ عرب کو کسی غیر عرب پر اور غیر عرب کو کسی عرب پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح گوری چڑی والے کو سیاہ فام پر اور سیاہ چڑی والے کو گوری چڑی والے پر بھی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ (حضرت پیغمبر اسلام)

☆ میں نے پیغمبر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں میں امن وامان قائم رکھنا روزہ و نماز سے بہتر ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

☆ سبھی مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور آپس میں سب لوگ برابر ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ لہذا تمام لوگوں کو پرچم توحید کے سایہ میں متحد رہنا چاہئے۔ (امام ضیائی)

☆ سیاست نے براہِ ان اہل سنت اور شیعوں کو ہمیشہ ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا ہے لیکن اب سیاست کو چاہئے کہ وہ ان دونوں جماعتوں میں وحدت اسلامی پیدا کرے۔ (سید عبدالحسین شرف الدین)

☆ اسلامی ممالک میں زندگی بسر کرنے والے ہم سبھی مصنفین و اہل قلم، تمام اختلافات کے باوجود خدا کی وحدانیت اور پیغمبر کی نبوت کے سلسلے میں مشترکہ عقائد کے حامل ہیں۔ (علامہ امینی)

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابناک کاشغر

(علامہ اقبال)

☆ خداوند عالم، قرآن کریم اور وحدت اسلامی کے نام پر میں سنی اور شیعہ دونوں دانشوروں کو باہمی اتحاد کی دعوت دیتا ہوں۔ (شیخ سلطوط)

☆ برادران اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان کوئی اختلافات نہیں ہے۔ یہ محض سامراجی طاقتیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان عدم اتحاد برقرار رکھنے کے لئے اختلافات کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔
(شیخ محمد گفتارو)

☆ میں بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام مسلمانوں کو جہالت، عدم اتحاد اور تنہا پسندی کی تاریکی سے نجات عطا کر دے اور ان کے قلب کو باہمی اتحاد اور اخوت و برادری کے نور سے روشن و منور کر دے۔
(آیت اللہ العظمیٰ بروجردی)

☆ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو عقیدہ و عمل دونوں میدان میں نسل پرستی کی تردید کرتے ہوئے انسان کی اعلیٰ صفات پر یقین رکھتا ہے۔
(ڈاکٹر علی شریعتی)

☆ اگر ہم سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کے بنیادی عقائد اور اصولوں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دنیا کے تمام مسلمان شیعہ ہیں کیونکہ ہر مسلمان اہل بیت پیغمبرؐ سے محبت کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح دنیا کے تمام مسلمان سنی ہیں کیونکہ ہر مسلمان پیغمبرؐ کی ان تمام سیرتوں پر عمل کرتا ہے جو مستند اور موثق ذریعہ سے حاصل ہوئی ہیں۔
(آیت اللہ قمی)